



سوال

(436) افطار کے وقت مسنون دعا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا افطار کے وقت کوئی مسنون دعا ہے، نیز روزہ دار مؤذن کا جواب دے یا روزہ افطار کرنے میں مصروف رہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وقت افطار قبولیت دعا کا وقت ہے کیونکہ یہ اس عبادت (روزے) کا آخری وقت ہے اور بوقت افطار انسان اکثر و بیشتر شدید کمزور بھی ہوتا ہے اور انسان جس قدر شدید کمزور اور نرم دل ہوگا، اسی قدر توجہ اور امانت الی اللہ کے زیادہ قریب ہوگا۔ افطار کے وقت مسنون دعا یہ ہے:

«اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ» (سنن ابی داؤد، الصیام، باب القول عند الإفطار، ج: ۲۳۵۸)

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔“

افطار کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

«ذُهِبَ الطَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرْفُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ» (سنن ابی داؤد، الصیام، باب القول عند الإفطار، ج: ۲۳۵۷)

”پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا۔“

ان دونوں حدیثوں میں اگرچہ ضعف ہے لیکن بعض اہل علم نے انہیں حسن قرار دیا ہے۔ بہر حال آپ یہ دعائیں کریں یا حسب منشا دیگر دعائیں، افطار کا وقت قبولیت دعا کا وقت ہے۔ افطار کے وقت بھی انسان کو مؤذن کا جواب دینا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

«إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَتَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ» (صحیح البخاری، الاذان، باب ما یقول اذا سمع المنادی، ج: ۶۱۱ و صحیح مسلم، الصلاة باب استحباب القول مثل قول المؤذن، ج: ۳۸۳ واللفظ لہ)

”جب مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔“



یہ حکم ہر حال کو شامل ہے الایہ کہ دلیل سے کوئی حالت مستثنیٰ قرار پائے۔

هذاما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 395

محدث فتویٰ